

ڈرانے کا خیال ہی کیوں کرتے؟

ڈاڑھی اور فوجی ملازمت

سوال: میں نے ایر فورس میں پائلٹ کے لیے امتحان دیا تھا۔ میڈیکل ٹسٹ اور انٹرویو کے بعد محمد اللہ امتحان اچھیلوں میں بھی کامیاب ہوا۔ مگر بغیر وجہ بتائے ہوئے مجھے مسترد کر دیا گیا۔ اب کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ تم صرف ڈاڑھی نہ منڈوانے کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ مگر مجھے یقین نہ آیا۔

اب دبیر میں میں نے پی، ایم، اے کے لیے امتحان دیا۔ پہلے انٹرویو میں کپٹی کے ایک بریگیڈیر صاحب نے مجھے بتایا کہ تم پہلی دفعہ کورٹ میں صرف ڈاڑھی کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ پاکستانی فوج کے افسر ڈاڑھی والے کیڈٹ کو پسند نہیں کرتے اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ ایسا کوئی آدمی نہ لیا جائے۔ ہاں بعد میں اجازت لے کر ڈاڑھی رکھی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد میں نے تحریری امتحان دیا اور اس میں کامیاب ہوا۔ اب اس کے بعد میڈیکل ہوگا اور اس کے بعد کورٹ جانا پڑے گا۔ اس وجہ سے میرے پانچ بھائی اور اب والد صاحب نیچے پڑے ہوئے ہیں کہ ڈاڑھی کو صاف کراؤ مگر میں عزت، عہدے اور روپے کے لیے ایسا کام کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ میں اپنی اصلی حالت میں رہ کر یا تجارت کروں گا اور یا مزید تعلیم حاصل کر کے اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان ملازمتوں سے میرے مذہبی احساسات مجروح ہونگے۔ میں زیادہ دیر تک صبر نہیں کر سکتا۔ مگر قبل اس کے کہ آخری فیصلہ کروں، میں آپ سے مشورہ لینا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ کتاب و سنت کی روشنی میں میری رہنمائی کریں۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں گا۔

جواب۔ آپ نے جو حالات لکھے ہیں انہیں پڑھ کر انتہائی افسوس ہوتا۔ پاکستان کی فوج اور فضائیہ میں آج بھی بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں جو تقسیم سے قبل متحدہ ہندوستان کی فوج یا فضائیہ میں سکھوں کے ساتھ، بلکہ بعض تو ان کے ماتحت کام کر چکے ہیں۔ ان کو خوب معلوم ہے کہ رعب، خولصوتی، چپتی اور دوسرے جن جن پڑ فریب الفاظ کو استعمال کر کے آج یہ لوگ ڈارھی کو فوج اور فضائیہ میں حرام کیے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی حیلہ اور بہانہ نہ تو سکھوں کے ڈارھی منڈوا سکا اور نہ کسی بڑے سے بڑے عہدے تک ان کے پہنچنے میں مانع ہو سکا۔ آج بھی متحدہ ہندوستان کی فوج اور بحریہ اور فضائیہ میں سکھ بڑے سے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور کسی کی یہ جرات نہیں ہے کہ ان سے یہ کہہ سکے کہ تمہیں ملازمت کرنی ہے تو ڈارھی منڈوا کر آؤ، یا اگر تم ڈارھی رکھو گے تو تمہیں ملازمت میں نہ لیا جائے گا۔ ابھی تھوڑی ہی مدت پہلے ہمارے ہاں کی ایک فوجی تقریب میں حصہ لینے کے لیے ہندوستان سے ایک سکھ لفٹیننٹ جنرل آیا تھا جس کے چہرے پر بالشت بھر کر ڈارھی ٹنک رہی تھی اور اس کی تصویر ہمارے ملک کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ افسوس کہ اس کو دیکھ کر بھی ہمارے کالے صاحب بہادروں کو شرم نہ آئی اور انہوں نے نہ سوچا کہ اگر ڈارھی سے آدمی فوجی ملازمت کا اہل نہیں ہوتا تو یہ سکھ کیسے لفٹیننٹ جنرل ہو گیا۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے مسلمان افسر صاحبان ڈارھی والوں کو ملازمت میں نہ لینے، یا ڈارھی منڈوانے کو ملازمت کے لیے شرط قرار دینے کے لیے جتنے بہانے بناتے ہیں وہ سب بالکل لغو اور بیہودہ ہیں۔ اصل بات یہ نہیں ہے کہ ڈارھی رکھنے سے فوجی ملازمت کے لیے آدمی کی اہلیت یا موزونیت میں کوئی فرق آ جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انگریز کی بندگی نے ان لوگوں کو سکھوں کی بہ نسبت بہت زیادہ گھٹیا درجے کی علامت و نمائندگی میں مبتلا کر دیا ہے۔ سکھوں نے بھی وہی مغربی تعلیم پائی ہے جو انہوں نے پائی ہے اور اسی انگریز کی وہ بھی لوگ ہیں کرتے رہے ہیں جس کی یہ کرتے رہے ہیں کسی میدان میں وہ ان سے پیچھے نہیں رہے لیکن وہ آج تک بھی مغرب زدگی کی اس ذلیل امتہ کو نہیں پہنچے کہ گورونانک اور گوردگوبند سنگھ اور

اپنے مذہب کے دوسرے اکابر کی پیروی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور اسے نالائق کا نشان سمجھیں۔ یہ شرف صرف ہمارے فرنگیت زدہ حضرات ہی کو نصیب ہوا کہ انہوں نے جب انگریز کی بندگی اختیار کی تو اپنا سب کچھ لاکر خداوند انگریز کے قدموں میں ڈال دیا۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ یہ لوگ انگریز کی نوکری حاصل کرنے کے لیے بخوشی ڈاڑھیاں مونڈنے پر راضی ہو گئے، بلکہ رفتہ رفتہ یہ اتنے بگڑے کہ انہوں نے خود ڈاڑھی کو نالائق کا نشان تسلیم کر لیا۔ حالانکہ ڈاڑھی جس طرح سکھوں کے اکابر مذہب کی سنت تھی اسی طرح وہ مسلمانوں کے اکابر دین کی سنت بھی تھی، اور جس طرح سکھوں کو ان کے پیشوا شے دین نے اس کو رکھنے کا حکم دیا تھا اسی طرح مسلمانوں کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رکھنے کی تاکید اور مونڈنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ اس صورت حال کو جب میں دیکھتا ہوں تو مجھے بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس ہوتا ہے کہ مسلمان خود اپنے ہی ہم سراوہم عصر غیر مسلموں کی یہ نسبت سیرت و کردار کے اعتبار سے کتنے فروتر ثابت ہوئے ہیں۔

میرا مشورہ نہ صرف آپ کو، بلکہ تمام اُن نوجوانوں کو جن کے اندر دینی غیرت و حمیت موجود ہے، یہ ہے کہ وہ ان حالات میں پست بہت نہ ہوں اور کوئی کمزوری نہ دکھائیں۔ ان کو چاہیے کہ ہر مقابلے کے امتحان میں شریک ہو کر اپنی قابلیت و اہلیت ثابت کر دیں اور اس کے بعد جب صرف ڈاڑھی کے سبب سے ان کو ملازمت میں لینے سے انکار کیا جاتے تو ملازمت سے محرومی کو قبول کر لیں اور ڈاڑھی ہرگز نہ مونڈیں۔ اس طرح اگر غیرت مند مسلمان نوجوان پے درپے عمل کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ یہ بات بالکل ثابت ہو جائے گی کہ ڈاڑھی رکھنے والے نااہل نہیں ہیں بلکہ ان پر ملازمتوں کے دو درجے بند کرنے والے نام نہاد روشن خیال افسرانہائی تنگ نظر ملا ہیں اور وہ اپنی اسی تنگ نظری کے باعث اپنے ملک کی ملازمتوں کو مضبوط سیرت و کردار رکھنے والے نوجوانوں سے محروم کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت انگریزی پسند کرتی ہے کہ عورت پیٹ پر ضمیر و ایمان کی قربانی دینے والے ہی ملازمتوں میں رہ جائیں اور تمام ایماندار بلند کرداروں پر ملازمتوں کے دو درجے بند رہیں تو وہ جب تک چاہے اپنی اس تباہ کن پالیسی پر چلتی رہے۔ آخر کار اس کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اس حماقت سے اپنا اور ملک کا کس قدر نقصان کیا ہے۔